نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں-----

مورخہ : ۱۹ ستمبر ۲۰۱۱   حصہ : اوّل   شہاب حسن

کیسی ھے یہ جمہوریت کیسا ھے یہ نظام
چوروں کو جو دے اقتدار غاصب کو نیک نام

مسجد جہاں ہو قتل گاہ انسانیت گمنام
کیسی مذہب کی باتیں رشوت جہاں ہو عام

ھے ظلم کی حکومت ظالم کا بڑا نام
فاسق ہوئی عدالتیں مجرم ھیں بے لگام

جھوٹ و مکر میں ڈوبے، ھیں لیڈر و عوام
بکتے ھیں ووٹ، مذہب و جاں کوڑیوں کے دام

مذہب کا دھوکا دے کے کر تے ھیں قتلِ عام
یہ دین کے جیا لے ظا لم اور بد کلام

رشوت نہ کرسکےجودھمکی سے کر لیں کام
عام و ہنر سے عاری غافل ھیں خاص و عام

خیرات پر ہو منحصر جس ملک کا نظام
کیونکر بلند دعوہ ھوں اس ملک کے عوام

ھوتا ھے ایسے جب ھوں نا اہل حکمران
ھونے لگا ھو چوروں پر منصف کا جب گمان
ھوتا ھے ایسے جب ھوں سوئے ھوئے عوام
ھوتا ھے ایسے مذھب بن جائے جب دکان

مظلوم وطن تیری ہیں ظلمت میں صبح و شام
ہر روز پھر سے ھوتی ھے عزت تیری نیلام

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں-----

مورخہ : ۱۹ ستمبر ۲۰۱۱ حصہ : دوم شہاب حسن

امید کی کرن جو تھی وہ ہوتی ہے تمام
جو تھے پناہ کے راستے وہ ہوگئے بد نام

قاتل نکل پڑے ہیں لے کر وطن کا نام
قاتل نکل پڑے ہیں لے کر مذہب کا نام
بھیڑوں کے بھیس میں چھپے یہ بھیڑے تمام
ہاتھوں میں لے کے جھنڈے کرتے ہیں قتلِ عام
ہر ایک گلی سڑک پر مقتل کا ہے گمان
کٹتی ہیں گردانیں بھی گولی کے بھی نشان
جینا یہاں ہے مشکل مرنے کے کیئ نام
مرنے کو ہوں میسّر لاکھوں میں جب عوام

کوئی مارتا ہے انکو برائے سربلندیٔ اسلام
کوئی مارتا ہے انکو برائے جمہوری نظام
کوئی مارتا ہے انکو کہ نہیں یہ اہلِ زبان
کوئی مارتا ہے انکو کہ ہیں یہ بے بس انسان

مرتے ہیں روز روز یہ پھر بھی نہیں سمجھتے
ظلم اور منافقت میں لیڈر نہیں پنپتے

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں-----

مورخہ : ۱۹ ستمبر ۲۰۱۱ حصہ : سوم شہاب حسن

اٹھو میرے وطن کے سوئے ہوئے جوانو
اٹھو میرے وطن کی غیرت کے پاسبانو
اٹھو اے ظلم دیکه کے نظریں چرانے والو
اٹھو اے قاتلوں کو پردے میں رکھنے والو
اٹھو اس سر ذ مین کی عزت لٹانے والو
انسانیت کو بیچ کے دولت کمانے والو

اٹھجاؤ اس سے پہلے کہ دیر ہو نہ جائے
اٹه جاؤ ظلم اپنی حد سے گزر نہ جائے
اٹھجاؤ اس سے پہلے یہ ملک ٹوٹ جائے
اٹھجاؤ اس سے پہلے رب تم سے روٹه جائے

ایسا اگر ہوا تو پھر قتلِ عام ہوگا
ایسا اگر ہوا تو پھر فتنہ عام ہوگا
ایسا اگر ہوا تو پھر انتقام ہوگا
ایسا اگر ہوا تو قہرے الہی ہوگا

نہ ہم ہی بچ سکیں گے نہ تم ہی بچ سکو گے
ایسا اگر ہوا تو پھر کچه نہ بچ سکے گا

نثار میں تیری گلیوں پہ اے وطن کہ جہاں-----

مورخہ : ۱۹ ستمبر ۲۰۱۱ حصہ : سوم شہاب حسن

ھے اب بھی وقت باقی گر سب سمجھ سکیں تو
ھے اب بھی وقت باقی غفلت سے اٹھ سکیں تو

ہر ظلم صرف ظلم ھے با قی ھے سب بہا نہ
ظالم ھے صرف ظالم اپنا ھو یا بیگانہ
چاھے ھو جو بھی مقصد چاھے ھو جو بھی پانا
انسانیت کا قتل ھے بیبس پے ظلم ڈھا نا

اٹھ جاؤ اور منافقت کی ناؤ کو ڈبو دو
اس پاک سر زمین کو پھر سے سہارا دے دو
ظلم اور تفرقے کے لعنت کو ھی مٹا دو
قائد نے خواب دیکھا تھا تعبیر تم دکھا دو